ڈاکٹر سدھیر احمد
استاد شعبۂ اُردو گورنمنٹ کالج بالاکوٹ مانسہرہ
ڈاکٹر منیر الاسلام
پروفیسر محمد ارشد
استاد شعبۂ سیاسیات گورنمنٹ کالج مانسہرہ

بی ایس نظام تعلیم۔ نفاذ سے امکانات تک

Dr. Sadheer Ahmed
Department of Urdu Govt College Balakot, Mansehra
Dr. Muneer-ul-Islam
Prof. Muhammad Arshad
Department of Political Science, Govt College Mansehra.

B.S Education System - From Implementation to Possibilities

The article under study deals with the BS education system prevailing in Pakistan since 2010. The system has been analyzed to find its strengths and weaknesses. Its major objectives; plan of action; and hurdles in implementation have been highlighted in the paper. The BS system has changed the Pakistan's higher education system by maximizing student's involvement in the teaching-learning activities. BS has introduced a paradigm shift which is leading towards practical training and preparing students for the job market. Rote memorization has been discouraged in the system. The evaluation system has been strengthened by replacing the single annual examination system with multi-stage evaluation i.e. awarding credit to sessional work, mid-term and terminal examination.

Key Words: *Bachelor of Studies (BS), General Education Requirement, Disciplinary Bachelor of Studies (BS), General Education Requirement, Disciplinary Requirement, Practical Learning Requirement, Undergraduate Education Policy 2020. National Education Policy 2009, National Education Policym2017.*

تعارف:Introduction

نسلِ انسانی پر سب سے بڑا احسان اسے علم کی روشنی سے منور کر کے انسانیت کے سانچے میں ڈھالنا ہے۔ علم صرف جاننے اور آگاہی کا نام ہی نہیں بلکہ یہ شناسائی حیات و کائنات کے پورے نظام کی وضاحت سے لیکر خود شناسی سے خدا شناسی تک کے عظیم مرحلے پر محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر تجسس کا مادہ رکھ کر اسے خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رکھا ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج دنیا میں جتنی بھی روحانی، معاشی یا مادی ترقی نظر آتی ہے وہ علم ہی کی مرہون منت ہے۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ تجسّس، آگہی، شعور اور جستجو ہی کی بدولت آج انسانی زندگی کے معیارات طے ہوئے ہیں اور جہان رنگ و بو میں آرائشوں کے ساتھ ساتھ نئی منزلوں کے تعین کا ارتقائی سفر جاری و ساری ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ انسانی ترجیحات بدلتی رہتی ہیں اور بہترین کے حصول کی کوشش میں انسان ہمیشہ مائل بہ تغیر رہتا ہے۔ تغیر و تبدل، ترجیحات، معیارات طے کرتے، ترقی اور تحقیق و جستجو کی یہ ساری صلاحیتیں منظم تعلیمی نظام ہی کی دین اور ثمرات ہیں۔ بقول ڈاکٹر حامد:

> "تعلیم قوم کی تہذیب و تنویر اور فلاح و ترقی کا بنیادی عمل ہے۔ قوموں کے عروج و زوال کے فیصلے تعلیمی درسگاہوں میں ہوتے ہیں۔ مضبوط، مربوط اور وابستہ بہ مقصود تعلیمی درسگاہیں قوم کی ترقی کے دماغ جذبات اور ہاتھ تیار کرتی ہیں۔ اذہان کی تدریب، جذبات کی تطہیر اور بازوئے مہارت کی تربیت کا عمل درسگاہوں میں انجام پاتا ہے۔ کوئی قوم مضبوط نظام تعلیم کے بغیر وقت کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتی۔"[۱]

عصر حاضر کا تعلیمی نظام حیات انسانی کی ساری تسخیری قوتوں، انقلابی خواہشات اور جستجو و لگن کا ایک مسلسل مگر منظم عمل ہے۔ اسی لیے دنیا کی ہر قوم اپنے معیارات اور ترجیحات کے تناظر میں زندگی کے مختلف پہلوؤں پر غور و خوض کے ساتھ ساتھ تعلیمی شعبوں میں بھی جدت و اختراع اور نئے تحقیقی و تنقیدی آفاق کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ دنیا کی دیگر اقوام کے مقابلے میں پاکستان میں یہ رجحان کسی قدر کم قدر مگر حوصلہ افزا ہے۔ بی ایس نظام تعلیم اس سلسلے کی پہلی اہم اور بنیادی کڑی ہے جس نے نہ صرف کالجز اور جامعاتی سطح پر طلبہ کو انقلابی صورت

حال سے دوچار کیا ہے بلکہ انھیں عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور مستقبل کی بہتر منصوبہ بندی کے لیے بھی بڑی حد تک مدد فراہم کی ہے۔

تعلیم کی اسی افادیت اہداف اور مقاصد کو قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۱۷ء میں یوں بیان کیا گیا ہے:

> "The progress of country or a nation depends on the quality education. Education is therefore considered as a prerequisite for combating poverty, rising productivity, improving living conditions, protecting the environment and making enlightened citizen."(۲)

مندرجہ بالا مقاصد کے پیش نظر پاکستان میں یونیورسٹیز کے ساتھ ساتھ کالجز کی سطح پر بھی نصابات کو جدت سے ہمکنار کر کے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جا رہا ہے۔ گو کہ یہ سلسلہ بہت سست روی کا شکار رہا مگر موجودہ تناظر میں یہ اقدام کسی قدر حوصلہ افزا اور دیر آید درست آید کے مصداق نئے امکانات روشن کرنے کی طرف ایک اہم قدم ہے۔

پس منظری مطالعہ (Literature Review)

بی ایس نظام تعلیم سے قبل پاکستانی جامعات اور کالجز میں بی اے / بی ایس سی اور ایم اے / ایم ایس سی کی روایتی تعلیم کا رواج عام تھا جس میں ثانوی تعلیم کی تکمیل کے بعد سالانہ طریقہ امتحان کے تحت گریجویشن یا ماسٹر کی ڈگری دی جاتی تھی۔ تاہم بدلتے وقت کی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر نصابات میں تبدیلی اور جدت کو وقت کی آواز اور ضرورت کے تحت قبول کیا گیا اور بین الاقوامی نظام تعلیم کے طرز پر پاکستان جامعات میں بھی بی ایس چار سالہ ڈگری پروگرامز کے کورسز ڈیزائن کیے گئے۔ اس نظام تعلیم میں سالانہ کی بجائے ششماہی (سمسٹر سسٹم) کا طریق کار وضع کیا گیا جو کہ انتہائی کامیاب اور سود مند ثابت ہوا ہے۔ اس نظام تعلیم کو گزشتہ تجربات کی روشنی میں مستقبل کی ضروریات و ترجیحات کے ضمن میں بہترین منصوبہ بندی اور مثبت تبدیلی موسوم کیا جا سکتا ہے۔ ایسے ہی نظام تعلیم کی افادیت کے حوالے سے ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کی ۲۰۰۹ء کی تعلیمی پالیسی میں یوں اظہار خیال کیا گیا ہے۔

> "Education is a vital investment for human and economic development and is influenced by the environment within which it exists. Changes in technology, employment patterns and general global environment require policy responses. Traditions, culture and faith combine to reflect upon the education system."(۳)

پاکستان کی تینوں نئی تعلیمی پالیسیوں ۲۰۰۹ء، ۲۰۱۷ء، ۲۰۲۰ء، میں بی ایس نظام تعلیم کو کلیدی اہمیت دی گئی اور اس حوالے سے نصابات میں موزوں تبدیلیاں کر کے جدت سے ہمکنار کیا گیا۔ زیر نظر تحقیقی مقالہ بھی ان ہی زمرات پر روشنی ڈالنے کے لیے لکھا گیا ہے۔ جس کی ترتیب سے پہلے بی ایس نظام تعلیم کے حوالے سے مختلف شذرات، مقالات اور کتب کے ساتھ ساتھ تینوں تعلیمی پالیسز کا عرق ریزی سے مطالعہ کیا گیا اور ان میں مطلوبہ مواد کی جانچ پرکھ کے بعد ممکنہ تشنہ پہلوؤں کے پیش نظر بہتر تجاویز کے طور پر یہ مقالہ خاطرِ تحریر میں لایا گیا۔ مقالہ کی تسوید سے پہلے پس منظری مطالعہ (Literature Review) راقم نے جن منابع و مراجع اور کتب و مقالات کو بنظرِ عمیق دیکھا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- "قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۰۹ء" وزارت تعلیم حکومت پاکستان۔
- "قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۱۷ء" وزارت تعلیم حکومت پاکستان۔
- "قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ء" وزارت تعلیم حکومت پاکستان۔
- "تعلیمی پیمائش جانچ اور جائزہ" از ڈاکٹر پرویز اسلم شامی، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد ۲۰۰۸ء۔
- Under Graduate education policy 2020.
- بی ایس اردو نصاب کی تیر تیب و تدوین، ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان، اسلام آباد ۲۰۰۹ء۔
- بی ایس اُردو چار سالہ: مجوزہ کورس ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان اسلام آباد ۲۰۱۳ء۔
- "تعلیم کا مسئلہ" از ڈاکٹر رفیع الدین صدیقی، مکتبہ پاکستان، لاہور ۲۰۰۶ء۔
- Shahid S.M, Curriculum Development, Majeed Book Depot Lahore, 2000.

ISSN(P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June2022)

ان کے علاوہ جن تحقیقی مقالات کو بطور پس منظری مطالعہ استعمال کیا گیا وہ یہ ہیں:

- ڈاکٹر محمد حامد، نئی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ء اور بی ایس اُردو کا نصاب ،دریافت،اسلام آباد،جلد ۱۳،شمارہ ۲،۲۰۲۱ء۔
- ڈاکٹر محمد حامد بی ایس اُردو، نصاب و نظام، خیابان شعبۂ اُردو پشاور یونیورسٹی شمارہ ۲۹، خزاں،۲۰۱۳ء۔
- پوتاج(تحقیقی مجلہ)، پشاور یونیورسٹی ۲۰۱۶ء۔

اسی طویل پس منظری مطالعہ کی روشنی میں راقم مطلوبہ اہداف کے حصول کے لیے یہ مقالہ تحریر کر رہا ہے۔ جس میں بی ایس نظام تعلیم کے نفاذ اور مختلف امکانات کے حوالوں سے بحث کی جائے گی۔

طریق تحقیق(Research Methodology)

مقالہ ہذا کا موضوع "بی ایس نظام تعلیم، نفاذ سے امکانات تک" خالص تحقیق و تنقیدی سطح کا نام ہے۔اس تحقیق کے دوران دستاویزی اور تحقیق کے اصولوں کو بروئے کار لایا گیا ہے۔موضوع سے متعلق مطلوبہ مواد، کتب، مقالات اور مضامین کے ساتھ ساتھ تحقیقی مجلات اور رسائل و جرائد سے خاطر خواہ مدد لی گئی ہے۔چونکہ یہ دستاویزی تحقیق ہے اس لیے مقالے کے لیے بیانیہ اور توضیحی اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔نیز مختلف ماہرین سے معلومات اکٹھی کرنے کے ساتھ ساتھ ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کی تعلیمی پالیسیوں سے استفادہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ یہ تحقیقی کام جامع اور بہتر انداز میں پایہ تکمیل تک پہنچایا جاسکے۔

بحث(Discussion):

۱۹۶۹ء کی ڈرافٹ تعلیمی پالیسی اور ۱۹۷۲ء کی تعلیمی پالیسی میں پہلی مرتبہ پاکستانی نظام تعلیم کو بین الاقوامی معیار سے ہم آہنگ کرنے اور اسے جدید خطوط پر استوار کرنے کی غرض سے ڈگری پروگرام کے دورانیے کو چار سال تک قرار دینے کی سفارش کی گئی۔ تاہم ۱۹۷۹ء تعلیمی پالیسی میں اس طرف پہلی مرتبہ مثبت قدم اٹھایا گیا اور چار نظام تعلیم ۔پرائمری، ایلیمنٹری، سیکنڈری اور ہائیر ایجوکیشن کی بجائے، آخر الذکر تین درجات میں تقسیم کر کے تعلیم کا دورانیہ ۱۶ سال تجویز ہوا۔ اوّل الذکر تین پروگرام سکولز کی سطح جب کے آخر الذکر ۱۳ویں تا ۱۶ویں کو کالجز اور یونیورسٹی کے دائرہ اختیار میں دے دیا گیا اور اس امر کی توسیق کی گئی کہ کالجز میں چار سالہ ڈگری پروگرام بی اے/بی ایس سی، ایم اے/ایم ایس سی اور بی ایس چلایا جائے گا جبکہ یونیورسٹی میں ایم فل، ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی پروگرام

ہوں گے۔اس مقصد کے لیے ہائر سیکنڈری اسکولز میں بارھویں تک کلاسز کا اجراء کر کے کالجز میں صرف ڈگری کلاسز چلانے پر غور شروع ہوا مگر مختلف وجوہات کی بنا پر اس کو منصوبے کو عملی جامہ نہ پہنایا جاسکا۔ تاہم ۱۹۹۸ء تا ۲۰۱۰ء کی تعلیمی پالیسی میں اس جانب پہلا عملی قدم اٹھایا گیا جس کے حوالے سے پروفیسر ریاض حسین نے لکھا ہے:

> "۱۹۹۸ء تا ۲۰۱۰ء کی تعلیمی پالیسی نے اس ناکامی کا سختی سے نوٹس لیا اور اس بات کا اعادہ کیا کہ چار سال ڈگری پروگرام کو یقینی بنایا جائے تاکہ تعلیمی نظام میں موجود خلا کو پُر کیا جا سکے لیکن عملی طور پر کوئی پیش رفت نہ ہو سکی۔ ۲۰۰۰ء میں صدارتی فرمان کے تحت وزارت تعلیم کو چار سالہ ڈگری پروگرام پر عمل درآمد کروانے کے لیے ٹھوس اقدامات اٹھانے کا پابند کیا گیا۔ اس دور میں نظام کے نفاذ کی راہ میں مالی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے ہائیر ایجوکیشن کے بجٹ کو تین ارب سے تیس ارب کر دیا لیکن بدقسمتی سے اس کا رخ یونیورسٹیوں کی طرف موڑ دیا گیا۔"[۴]

مندرجہ بالا بیان اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ بی ایس خالصتاً کالجز کے دائرہ اختیار میں آتا تھا مگر یونیورسٹی نے ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے بنائے گئے پروگرام کے تحت اسے اُچک کر اپنا لیا اور فیسز میں لامحالہ طور پر اضافہ کرتے ہوئے عام آدمی کی دسترس سے باہر کر دیا گیا۔

۲۰۰۹ء کی تعلیمی پالیسی بی ایس کے نفاذ کے سلسلے میں نصابات میں تبدیلیاں کر کے اسے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کیا گیا اور پنجاب میں اس کا عملی تجرباء کالجز کی سطح پر کیا گیا جو کہ کامیاب رہا تاہم بعد کی تعلیمی پالیسیوں میں مناسب ردوبدل کر کے اس نصاب کو دور جدید کے تقاضوں کے عین مطابق ڈھالنے کی کوشش کی گئی۔ بقول ڈاکٹر حامد:

> "Curriculum was first developed by HEC in 2009.It was modified and updated in 2013. "The Undergraduate education policy 2020" is the latest document in this connection. The policy was issue to update the curriculum and conform it to the modern world need."[۵]

تعلیمی پالیسیوں کے تسلسل اور نظام تعلیم کی خامیوں کو دور کرنے کی غرض سے ۲۰۰۹ء میں صوبہ خیبر پختونخوا نے انقلابی اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کیا اور بی ایس نظام تعلیم کو کالجز میں باقاعدہ طور پر رائج کرنے کی طرف توجہ مبذول کی۔ اس ضمن میں شعبۂ پاکستان اسٹڈیز کے سربراہ ڈاکٹر قاسم خان مروت نے متعلیقن کو اعتماد میں لے کر صوبے میں بی ایس نظام تعلیم کے رواج کے لیے کام شروع کیا اور صوبہ کے ۱۵ کالجز میں مختلف شعبۂ جات کھولے گئے۔ لمحہ موجود میں صوبہ کے ۳۸۷ کالجز میں سے ۱۳۷ کالجز میں بی ایس نظام تعلیم اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ رواں دواں ہے۔ اور اپنے اہداف کے حصول میں کافی حد تک کامیاب ہے۔ اس پروگرام کے تحت انٹر میڈیٹ کا ۱۸ سے ۲۰ سالہ طلبہ کو بی ایس کے مختلف شعبۂ جات میں چار سال کے لیے داخلہ دیا جاتا ہے۔ اور ششماہی طریقہ کار کے مطابق آٹھ سمسٹر میں کم از کم چالیس کورسز، ۱۲۴ سے ۱۳۶ کریڈٹ آورز کے دروانیے سے گزارا جاتا ہے۔ ہر سمسٹر کم و بیش ۱۶ ہفتوں اور تین مدات میں منقسم ہوتا ہے۔ پہلی مدت سیشنل ورک یعنی حاضری، عملی کام، تفویض کار اور پریزنٹیشن جبکہ دوسری مدت وسط مدتی امتحان مڈ ٹرم اور تیسری مدت آخری امتحان پر منتج ہوتی ہے۔ تینوں مدات کے کل نمبرات ملا کر ۱۰۰ نمبرات کا مجموعہ بنتا ہے اور فارمولے کے تحت ہر طالب علم / طالبہ کو پچاس فیصد نمبرات حاصل کرنے لازمی ہوتے ہیں۔ جبکہ مجموعی طور پر 2CGA حاصل کرنا کامیابی کی حد قرار دی گئی ہے۔ بی ایس نظام تعلیم کا دورانیہ اور طریقے کار کے حوالے سے جویریہ ضیا اور عظمیٰ دایان کی تحقیق یوں رہنمائی کرتی ہے:

> "BS Program comprises eights semesters i.e. two semesters per academic year called spring and fall semester. The semester duration is 16 to 18 weeks. The course load for students is 15 to 18 credit hours per semester and total credit hours required for the degree is 124 to 136. The BS program if carried on by a combination of variety of courses i.e. core course, general courses, major courses and elective courses. Students are assessed continuously home assignments, presentation, quizzes, class test, midterm and final term.

Assessments through the above mention techniques and interrelated. Besides, attendance is mandatory. Generals up to 70 ٪ attendance are considered as compulsory. In addition, every student is required to conduct the small scale research project of the final semester."(۲)

مندرجہ بالا طریقہ کار کے مطابق بعض طلبہ مختلف اداروں میں انٹرن شپ بھی کر کے اپنے کورس کا دورانیہ پورا کرتے ہیں اور نوکری کا عملی تجربہ بھی حاصل کر لیتے ہیں۔ بیشتر خصائص کے علاوہ نظام تعلیم طلبہ کے لیے بعض قسم کی مشکلات بھی پیدا کرنے کا سبب ہے۔ مثلاً کسی بھی کورس میں مطلوبہ ہدف تک پہنچنے میں اگر ناکام رہے تو وہ اگلے سمسٹر میں جب کورس کی پیشکش کی جائے گی تو دوبارہ دہرائے گا کیونکہ اس نظام تعلیم میں کوئی سپلیمنٹری یا مخصوص امتحان نہیں لیا جاتا۔ وہ طلبہ جو ناکام فیل ہو جائیں وہ ایک سمسٹر کے بعد کورس میں دوبارہ داخلہ لیں گے۔ اگر کوئی طالبعلم / طالبہ سمسٹر کے ابتدائی چار ہفتے غیر حاضر رہے۔ تو اس کا داخلہ بغیر کسی نوٹس کے منسوخ تصور ہوتا ہے۔ البتہ کسی خاص مدت کے لیے طلبہ اپنے سمسٹر کو منجمند freez کرواسکتے ہیں اور قواعد وضوابط کے مطابق اگلے سمسٹر میں کسی بھی وقت دوبارہ داخلہ لے سکتے ہیں۔ کالجز میں کسی بھی شعبئہ میں داخل شدہ طالبعلم / طالبہ فیل یا نکالے جانے کی صورت میں دوبارہ داخلہ نہیں لے سکتے جبکہ یونیورسٹی میں اس سہولت سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ کالجز کی سطح پر یہ نظام تعلیم انتہائی کم فیس میں انتہائی کامیابی سے جاری ہے اور طلبہ کی مالی اعانت کے طور پر سرکاری سطح پر قابل طلبہ کو وظائف کی سہولت بھی میسر ہے۔

بی ایس نظام تعلیم کے نفاذ کے ساتھ ایک طرف جہاں طلبہ کو بین الاقوامی طرز تعلیم کی سہولت سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملا وہیں روایتی نظام تعلیم بی اے، بی ایس سی اور ایم اے، ایم ایس سی کی سہولت سے نوکر پیشہ طبقہ پرائیویٹ تعلیم کے حصول سے بھی محروم ہو گیا۔ تاہم ۲۰۲۰ء میں ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان نے روایتی تعلیم کے اختتام کا فیصلہ کیا اور پرائیویٹ تعلیم پر پابندی عائد کرتے ہوئے عوامی سہولت اور متبادل کے طور پر انڈر گریجویٹ ڈگری اور پی ایچ ڈی ڈگری کی نئی پالیسی وضع کی۔ اس نظام کے تحت ایسوسی ایٹ ڈگری (دو سالہ) متعارف کروائی گئی اور بی ایس پاس طلبہ کو براہ راست پی ایچ ڈی میں داخلہ کی اجازت و سہولت دے دی گئی ہے۔ اس

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

پر مستزاد یہ کہ بی ایس ڈگری کی تشکیل نو بھی اس پالیسی کا حصہ ہے۔ قبل ازیں بی ایس کورسز کو بنیادی ،عمومی،لازمی، تخفیصی اور تخفیصی اختیاری کے زمرات میں تقسیم کیا گیا تھا جبکہ ۲۰۲۰ء کی انڈر گریجویٹ پالیسی میں علوم کی تدریس و تدریب کو عملی اور بامقصد بنانے کے لیے مختلف تبدیلیوں کی سفارش و تجویز دی گئی ہے۔اس پالیسی میں زمرات کو تین حصوں یعنی ۲۰ کورسز اور ۶۰ کریڈٹ آورز میں منقسم کیا گیا ہے۔یعنی عمومی علوم، شعبہ جاتی علوم اور عملی تربیت۔پہلے چار سمسٹر نہ بی ایس والوں کے ساتھ ایسوسی ایٹ ڈگری والے طلبہ بھی پڑھیں گے۔اور دو سالہ ڈگری لے سکتے ہیں۔ جبکہ بی ایس والے طلبہ مزید چار سمسٹر پڑھ کر ڈگری کے حصول کے اہل ہو گئے۔ تاہم ایسو سی ایٹ ڈگری کے حصول سے بی ایس والے طلبہ بھی استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔اس ڈگری کے حوالے سے پالیسی میں یوں وضاحت کی گئی ہے:

> "اس کے پہلے دو سمسٹر ہر ڈسپلن (بنیادی شعبۂ علم) کے لیے یکساں ہیں۔یہ منصوبہ اس وجہ سے اپنایا گیا ہے کہ پہلے دو سمسٹروں کے دوران طالب علم کو اپنے رجحان، میلان اور کمزوری وصلاحیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ان دو سمسٹروں کے دوران اس کے پاس کسی بھی دوسرے ڈسپلن میں جانے کا موقع موجود ہوتا ہے وہ کسی بھی دوسرے ڈسپلن میں بغیر وقت کے ضیاع کے جا سکتا ہے۔اگر مخصوص شعبۂ علم کے کورسز پہلے سمسٹر سے شروع کیے جائیں تو پھر طالب علم کو یہ سہولت حاصل نہیں ہو سکے گی۔اس مقصد کے لیے ہر ادارے / جامعہ کو پابند بنایا گیا ہے کہ طلبہ کی درست مشاورت و رہنمائی کے لیے ماہر افراد کا تقرر کیا جائے تا کہ ہر طالب علم کی صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جا سکے۔"[۷]

بی ایس چار سالہ ڈگری اور ایسوسی ایٹ ڈگری اپنی اپنی جگہ افادہ کی حامل ہیں۔اس نظام تعلیم کے توسط سے طلبہ کے لیے نت نئے امکانات معاشی و سماجی ترقی کے روشن ہونگے اور انھیں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے ساتھ ساتھ روزگار کے بھی بہتر مواقع میسر آئیں گے۔۲۰۲۰ء کی تعلیمی پالیسی اور بی ایس نظام تعلیم در اصل تعلیمی پالیسی ۲۰۰۹ء کے اہداف و مقاصد کی توثیق اور بہتر تعلیمی، معاشی اور سماجی نظام کی طرف ایک نیا قدم ہے جسکا ذکر پالیسی میں ان الفاظ میں موجود ہے:

"پاکستان میں عام تعلیم Supply-Oriented ہے اور بہت زیادہ ڈگری یافتہ لوگ بھی بے روزگار ہیں،اس لیے تعلیم کو Demand Driven بنایا جائے گا۔یعنی جس قسم کے افراد کی ضرورت ہوگی تعلیم کے ذریعے ویسے لوگ تیار کیے جائیں گے۔"(۸)

ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی تعلیمی پالیسی کی روشنی میں بی ایس نظام تعلیم کے مقاصد اور افادی پہلوؤں کا جو احاطہ کیا گیاہے وہ یقیناً عصری تقاضوں سے ہم آہنگ اور مستقبل کی ضروریات کے عین مطابق ہیں۔

جہاں تک بی ایس نظام تعلیم کے نفاذ اور امکانات کی بات ہے تو اس بات سے کسی کو مجال انکار نہیں کہ آنے والے وقتوں میں تقریباً بیشتر کالجز میں یہ پروگرام اپنے روشن امکانات کے ساتھ لاگو ہوگا۔اور عصری ضروریات کے عین مطابق کامیابی کے ساتھ یہ تعلیمی سفر جاری رہے گا۔

یہاں چند باتوں کا ذکر کرنا نہ کرنا حقائق سے منہ پھیرنے کے مترادف ہوگا کہ یہ نظام تعلیم جہاں اپنے اندر تعلیم کے بہتر مواقع،روشن پہلو اور وسیع امکانات لیے ہوئے وہیں بہت سارے مسائل اور مشکلات بھی اس پروگرام کی دین ہیں۔

پاکستان میں بالعموم اور صوبہ خیبر پختونخوا میں بالخصوص کالجز کی سطح پر اس نظام تعلیم کے نفاذ کے باعث بہت سارے مسائل اور مشکلات نے بھی جنم لیا ہے۔بیشتر کالجز چونکہ انٹر میڈیٹ اور روایتی طرز نظام کی گنجائش کے مطابق بنائے گئے تھے۔ان کالجز میں جب بی ایس نظام تعلیم کا سلسلہ شروع کیا گیا تو بڑا مسئلہ انفراسٹرکچر کی کمی کے سامنے آیا جہاں گنجائش کی کمی کے باعث بیشتر شعبۂ جات شروع ہی نہ ہوسکے اور جو شروع کیے گئے انھیں بھی دقت کا سامنا ہے۔علاوہ ازیں فیکلٹی کی کمی،ریفریشر کورسز کے فقدان کے باعث عدم مہارت ،لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کے زیادہ داخلے،لیبارٹریز اور لائبریریوں کا اپگریڈ اور معیار کے مطابق نہ ہونا،بیشتر اساتذہ کرام کی تحقیق سے ناواقفیت ،اضافی کورسز کا بوجھ،کلیریکل اسٹاف کی کمی،ملحقہ یونیورسٹی کا معیاری پرچے نہ بنانا،،بلوغت کی حد تک پہنچے ہوئے طلبہ پر کمزور کنٹرول، چھٹیوں کے اوقات کی عدم مطابقت، آمدورفت کے ذرائع کی کی عدم دستیابی مخلوط طرز تعلیم،اساتذہ کی مخصوص طلبہ کی طرفداری، تحقیقی کام کا بوجھ،اضافی کلاسز کا بھاری بوجھ، آزمائش (امتحان)،کوئز، اسائنمنٹس اور پریزنٹیشنز کے لیئے مختص کردہ کم وقت اور مناسب سہولیات کی کمی جیسے مسائل نے

بھی اس نظام تعلیم کو کافی متاثر کیا ہے اگر ان مسائل پر قابو پالیا جائے یا انھیں کم کر دیا جائے تو اس نظام تعلیم کی افادیت دوچند ہو جائے گئی اور مطلوبہ اہلف کے حصول میں کافی حد تک مدد مل سکے گی۔

حاصلات(Finding):

بی ایس نظام تعلیم کے نفاذ اور امکانات پر سیر حاصل بحث کے بعد درج ذیل نکات حاصل مطالعہ قرار پاتے ہیں۔

- **بی ایس کی ماہیت:** بی ایس خالصتاً کالجز کی سطح کے لیے ڈیزائن کیا گیا پروگرام ہے اور کالجز کی سطح پر یونیورسٹیز کی نسبت یہ زیادہ کامیابی سے ہمکنار ہے۔ تعلیمی پالیسیوں کے مطابق بھی انٹر میڈیٹ ہائیر اسکنڈری سکولز، بی ایس کالجز جبکہ ایم ایس، ایم فل اور پی ایچ ڈی یونیورسٹی سطح کے پروگرام ہیں مگر مالی منفعت کی غرض سے یونیورسٹیز نے اسے اچک لیا۔
- **معیاری نصاب:** بی ایس سطح کا نصاب انتہائی معیاری، عصری تقاضوں سے ہم آہنگ اور جدت سے ہمکنار ہے۔ اس میں مناسب ردوبدل اور مثبت تبدیلیاں وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ مزید برآں یہ نصاب روایتی طرز تعلیم کے مقابلے میں زیادہ وسعت اور جامعیت کا حامل ہے۔
- **میقاتی نظام:** ششماہی امتحان کے طریقہ کار کے تحت طلبہ محنت کر کے نمبرات لے سکتے ہیں۔ ان پر تیاری کا اضافی بوجھ بھی نہیں پڑتا اور یہ نظام بین الاقوامی نظام تعلیم کے عین مطابق ہے۔
- **عمومی اور عملی مہارتیں:** اس طرز تعلیم میں چونکہ طلبہ کو ۴۰ سے زائد کورسز پڑھنے ہوتے ہیں اور تحقیقی کام یا انٹرن شپ بھی کرنی ہوتی ہے اس لیے بی ایس طلبہ کو مختلف مضامین میں مہارت حاصل ہو جاتی ہے اور عملی کام کی صورت میں انھیں خاطر خواہ تجربہ بھی حاصل ہو جاتا ہے۔
- **کم خرچ بالا نشیں:** یونیورسٹی کے مقابلے میں کالجز کا بی ایس نظام تعلیم انتہائی معیاری اور کم فیس میں طلبہ کو بہترین معیار کے ساتھ تعلیمی سہولت دیتا ہے۔ یونیورسٹی کے دو سمسٹرز کی فیس کالجز کی چار سالہ بی ایس فیسز کے تقریباً برابر ہوتی ہے۔ اس لیے یہ پروگرام کم خرچ میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کا اہم اور مؤثر ذریعہ ہے۔
- **مسائل:** یہ پروگرام اپنے افادی پہلوؤں کے علاوہ بیشتر مسائل کا بھی حامل ہے۔ مثلاً: سپلیمنٹری امتحان کا نہ ہونا، فیل شدہ طلبہ کو دوبارہ داخلہ نہ ملنا، انفراسٹرکچر کی کمی، فیکلٹی کا فقدان، مخلوط طرز تعلیم اور اساتذہ کا اضافی کورسز کے بوجھ تلے دبنا اس نظام تعلیم کے معائب میں سے ہیں۔

- **روشن امکانات:** یہ طرز تعلیم طلبہ کے لیے عملی، تجربی اور تحقیقی پہلوؤں کے باوصف روزگار کے بہتر ذرائع و امکانات پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ان میں خود اعتمادی پیدا کرنے کا بھی ایک اہم ذریعہ ہے اور طلبہ متوازن رویوں اور پیشہ ورانہ مہارتوں کے ساتھ پیشہ ورانہ زندگی کے چیلنجز کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔
- **اسلوبیاتی تنوع:** بی ایس نظام تعلیم میں عمومی اور بنیادی کورسز میں تفویضی کام، پراجیکٹس اور تحقیقی کام کے باعث طلبہ کو تحریر و اسالیب کی عملی مشقوں کے ذریعے مہارت حاصل ہوتی ہے اور وہ اسلوبی یکجہتی سے کثیر الجہت پہلوؤں کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ اس آموزش کے متعلق ڈاکٹر تنویر حسین شاہ لکھتے ہیں:

"Project-based classwork is more demanding than traditional book-based instructions, where students may just memorize fact from a single source. Working together-as a team and guided by trained teachers students learn the skills of collaborating ,managing emotions and resolving conflicts in groups."(۹)

- **متوازن شخصیت کی تشکیل:** بی ایس نظام تعلیم کے ذریعے طلبہ میں احساس ذمہ داری پیدا ہوتا ہے۔ مضامین کے تنوع کے باعث ان کے رویوں میں مثبت تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اور مختلف مراحل پر شمولیتی عمل کے باعث وہ متوازن شخصیت کے حامل ہوتے ہیں۔
- **پیشہ ورانہ نشوونما:** بی ایس کی سطح پر اساتذہ کرام مختلف مضامین کی تدریس کی وجہ سے پیشہ ورانہ نشوونما کے عمل سے گزرتے ہیں۔ مختلف کورسز کی تدریس کے دوران متنوع ذرائع سے مدد لینے کے باعث تجدید علم کا عمل جاری رہتا ہے اور نئے اساتذہ بھی نشوونما کے اس تعمیری عمل سے گزرتے رہتے ہیں۔

مختصر یہ کہ بی ایس نظام تعلیم آموزش کا ایک بہترین عمل ہے جہاں اساتذہ اور طلبہ دونوں کی سوچ اور فکر میں نمایاں تبدیلی کے ساتھ ساتھ ان کی صلاحیتیں اور مہارتیں نکھرتی رہتی ہیں۔ اگر صحیح معنوں میں اس کی اصل روح کے مطابق اس کا نفاذ ہو جائے تو اس کے اہداف کے حصول میں ممکنہ طور پر آسانیاں میسر آسکتی ہیں۔

نتائج:

۱. بی ایس نظام تعلیم بین الاقوامی معیارات کے مطابق تمام تر عصری تقاضوں سے ہم آہنگ پروگرام ہے۔
۲. باقاعدہ عملہ کی کمی اور عدم دستیابی، مناسب تربیت کے فقدان اور سہولیات کی عدم فراہمی کے باعث یہ پروگرام اپنی اصل روح کے مطابق صحیح معنوں میں نافذ نہیں ہو سکا۔
۳. وسائل کی کمی اور اساتذہ پر کورسز کے اضافی بوجھ کے سبب اس نظام تعلیم سے متاثر کن نتائج اور ثمرات حاصل نہیں کیے جا سکے۔
۴. یہ پروگرام طلبہ اور اساتذہ کی استعداد کار کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ نئے آفاق کی تلاش اور نئے امکانات کو روشن کرنے کا بھی ذریعہ بنا ہے۔
۵. اساتذہ کرام کو ان کی مہارت کے برخلاف مضامین پڑھانے پر مجبور کرنے اور انھیں اضافی کام کے لیے ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے بھی یہ تدریسی عمل متاثر ہوتا ہے۔
۶. اس نظام تعلیم میں چار سالہ طویل المدت دورانیہ اساتذہ اور طلبہ کے درمیان تفسیاتی و ذہنی ہم آہنگی کا ایک بہترین ذریعہ ہے جس میں نفسیاتی مسائل و ضروریات کو سمجھنے، رویوں کے مطالعے اور باہمی تعاون کی فضا ہموار کرنے کے خاطر خواہ مواقع میسر آتے ہیں۔
۷. یہ پروگرام مختلف سطح کے مقابلوں میں حصہ لینے، انٹرن شپ، تحقیقی اور عملی تربیت کے باعث تحقیقی و تجربی مزاج کی پرداخت کا ایک اہم وسیلہ ہے۔
۸. یہ نظام تعلیم طلبہ میں زندگی کی ہمہ گیر تفہیم اور متنوع جہات سے آگاہی کے ساتھ ساتھ ان کے شعور و ادراک میں بھی وسعت کے امکانات سے عبارت ہے۔
۹. اس نظام تعلیم کے ذریعے طلبہ کو کمپیوٹر، لسانیات، ریاضی، اسلامیات، جغرافیہ، نفسیات، شماریات، ماحولیات اور اپنے منتخب کردہ مضامین میں بنیادی معلومات و مہارتوں کے ساتھ ساتھ مطالعاتی وسعت بھی میسر آتی ہے جسکی وجہ سے وہ زندگی کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو جاتے ہیں۔
۱۰. اس نظام تعلیم کا سب سے اہم نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بی ایس سے فارغ شدہ طلبہ کے لیے ذہنی و عملی طور پر ایم ایس ،ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح جیسی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے نہایت روشن امکانات موجود ہیں۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

آرٹیکل کا مقصد (Article's Objective):

اس تحقیقی مقالے کا مقصد بی ایس کی سطح پر نظام تعلیم کے رواج، اہداف نفاذ اور امکانات کا تحقیقی حوالوں سے تجزیہ کرنا ہے۔ مزید برآں اس نظام کے معائب و محاسن کی نشاندہی اور ممکنہ و مطلوبہ نتائج کی توضیح ہے۔

حوالہ جات

۱. محمد حامد۔ڈاکٹر۔ نئی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ء اور بی ایس اردو کا نصاب۔ مشمولہ دریافت، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز: اسلام آباد، جلد ۱۳، شمارہ ۲، ۲۰۲۱ء، ص ۱۱۵

۲. National Educational Policy 2017-25, Ministry of Education ,Govt of Pakistan,Islamabad,P-1.

۳. National Educational Policy 2009, Ministry of Education ,Govt of Pakistan,Islamabad,P-3.

۴. ریاض حسین۔ پروفیسر۔ بی ایس نظام تعلیم۔ خیال سے تکمیل تک، مشمولہ کنہار، ادبی و تحقیقی مجلہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج مانسہرہ، ۱۶۔۲۰۱۵ء، ص ۳۵

۵. محمد حامد۔ڈاکٹر۔ نئی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ء اور بی ایس اردو کا نصاب۔ مشمولہ دریافت، ایضاً، ص ۱۱۵

۶. Juwayriya Zia & Uzma Dayan-the perceptions of teachers concerning BS 4 year program: A case study of university of Peshawar. Peshawar. Putaj-Research Journal University of vol.23,No2,Dec 2016,P-254.

۷. Undergraduate Education Policy 2020.Hihger education commission Pakistan, Islamabad,P-15.

۸. National Education Policy,2009. P-10-11.

۹. Tanveer Hussain Shah,Dr-Suggestions for the Improvement of EducationSystem in Govt colleges,the saif-ul-Malook, Govt College Balakot,2023,P-06.